

2 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1963

کشن چند چیلارام

بنام

کمیشنر آف بینکم ٹیکس سینٹرل بمبئی

19 اپریل 1962

ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز
انکم ٹیکس۔ کمپنی کی طرف سے نادانستہ طور پر ٹیکس کی فراہمی کے بغیر اعلان کردہ منافع کا حصہ۔ کیا بعد
کی قرارداد کے ذریعے منافع کا حصہ کی نوعیت کو قرض میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ،
1922 (11 آف 1922)، دفعہ (2) 16۔

چیلنسر لمیٹڈ، ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی، نے اضافی منافع ٹیکس سمیت ٹیکس کے لیے کمپنی کی ذمہ داری
کو مد نظر رکھے بغیر منافع کا اعلان کیا۔ اس طرح اعلان کردہ منافع کمپنی کی کتابوں میں ہر حصص یافتگان کے
کھاتوں میں جمع کیے جاتے تھے۔ حصص یافتگان نے متعلقہ تشخیصی سال کے لیے اپنی واپسی میں کمپنی کی
کھاتوں کی کتابوں میں جمع کی گئی رقم کو شامل کیا۔

ہندوستانی کمپنیز ایکٹ 1913 کے ٹیبل اے کے آرٹیکل 97 کے ذریعے، جیسا کہ 1936 کے
ایکٹ XXXII کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ (2) 17 کے ساتھ پڑھا گیا تھا، سال
کے منافع کے علاوہ منافع کی ادائیگی، یا دیگر غیر منقسم منافع کو مادی وقت پر ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ اس لیے اس
طرح کی ادائیگی کو جائز نہیں سمجھا جاسکتا تھا، کیونکہ کمپنی منافع کا اعلان کرنے سے پہلے ٹیکس کی ادائیگی فراہم
کرنے میں ناکام رہی تھی۔ ایک غیر معمولی عام اجلاس میں اس کی غلطی کا پتہ لگانے پر ایک اور قرارداد پیش کیا
گیا جس کا مقصد منافع کا اعلان کرنے والی سابقہ قراردادوں کو تبدیل کرنا تھا، اور حصص یافتگان نے متفقہ طور
پر فیصلہ کیا کہ تمام حصص یافتگان کو حقیقی غلطی سے پوری طرح آگاہ کر دیا گیا ہے، نادانستہ طور پر ادا کیے گئے
منافع کو ایسے افراد میں کو قرض سمجھا جائے گا۔ کمیشنر آف بینکم ٹیکس کے سامنے ٹیکس دہندہ جو حصص یافتگان
تھا، نظر ثانی شدہ ریٹ فائل نہیں کرتا تھا، اور نہ ہی اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اسے موصول ہونے والی رقم ٹیکس کا
ذمہ دار نہیں ہے۔ لیکن اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے سامنے اپیل پر ٹیکس دہندہ نے دعویٰ کیا کہ کمپنی کی طرف سے
اس کے کھاتے میں جمع کی گئی رقم بعد کے حل کے پیش نظر نہیں تھی، جس پر منافع کی آمدنی کے طور پر ٹیکس لگایا جا
سکتا ہے۔ درخواست مسترد کر دی گئی۔ ٹریبونل کے سامنے ٹیکس دہندہ نے دعویٰ کیا کہ منافع کو سرمائے سے باہر

قراردیا گیا تھا اور اس طرح کا اعلان کمپنیز ایکٹ کے تحت غلط ہے۔

ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ جو کچھ منافع کا حصہ کے طور پر ادا کیا گیا اور موصول ہوا اسے کمپنی کے بعد کے قرارداد کے ذریعے ڈیویڈنڈ کے علاوہ ادا شدہ نہیں مانا جاسکتا۔ ہائی کورٹ نے ٹریبونل کے اس مشاہدے سے اتفاق کیا کہ ہر سال کی تشخیص خود پر مشتمل ہوتی ہے اور اس کے بعد کے واقعات تشخیص میں ترمیم کا جواز پیش نہیں کر سکتے۔

ٹیکس دہندہ سپریم کورٹ میں اپیل میں آیا۔

منعقد: فرض کیا گیا کہ اگر کمپنی کے ڈائریکٹرز نے جان بوجھ کر ادائیگی کی ہے یا سرمائے سے منافع کی ادائیگی میں لاپرواہی کا کردار ادا کیا ہے تو وہ کمپنی کی طرف سے کسی کارروائی میں یا اگر کمپنی کو لیکویڈیٹر کے کہنے پر بند کیا جا رہا ہے تو کمپنی کو ان کے غلط یا لاپرواہی کے طرز عمل سے ہونے والے نقصان کی تلافی کر سکتے ہیں۔
یونین بینک آلہ آباد لمیٹڈ کے معاملے میں، (1925) آئی۔ ایل۔ آر۔ 47 اے ایل ایل۔ 669 منظور شدہ۔

منعقد: مزید یہ طے کرنے کے لیے کہ آیا ڈیویڈنڈ پر انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری پیدا ہوئی ہے، کمپنی کی ایک قرارداد جس کے تحت حصص یافتگان کو منافع کے طور پر کی جانے والی ادائیگیوں کو قرضوں کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، ادائیگی کے کردار کو ماضی سے تبدیل نہیں کر سکتا اور اس طرح اسے اس ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا جاسکتا ہے جو پہلے ہی اس سے منسلک ہو چکی ہے۔

منعقد: اس کے علاوہ، کسی کمپنی کی طرف سے اپنے حصص یافتگان کو منافع کا حصہ کے طور پر کی جانے والی ادائیگی منافع کا حصہ کے کردار کو صرف اس وجہ سے نہیں کھوتی ہے کہ اسے سرمائے سے ادا کیا جاتا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت، ڈیویڈنڈ کی ادائیگی، کریڈٹ یا تقسیم یا اعلان ہوتے ہی ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری منسلک ہو جاتی ہے۔ ایکٹ اس تفتیش پر غور نہیں کرتا ہے کہ آیا ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری سے پہلے منافع کا حصہ کو مناسب طریقے سے ادا کیا گیا، کریڈٹ کیا گیا یا تقسیم کیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1960 کی دیوانی اپیل نمبر 462 سے 465۔

26 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، بمبئی ہائی کورٹ آئی ٹی آر نمبر 22 آف 1955 کے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے۔ این۔ راجا گوپال شاستری، جے۔ کے۔ ہرنندی اور این۔ ایچ۔

ہنگورانی۔

جواب دہندگان کے لیے این۔ ڈی۔ کرکھانیس اور ڈی۔ گپتا۔

19 اپریل 1962ء - عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جسٹس۔ - یہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ (1) 66 کے تحت انکم ٹیکس ریفرنس میں بمبئی ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ احکامات کے خلاف اپیلوں کا ایک گروپ ہے۔

چیلنسر لمیٹڈ، ایک نجی کمپنی اپریل 1941 میں شامل کی گئی تھی۔ متعلقہ وقت پر کمپنی کے حصص دار کشن چند چیلارام کے 6 حصص تھے اور شیو کریم کشن چند اور مرلی تیلرام میں سے ہر ایک کے تین حصص تھے۔ کشن چند، شیو کریم اور لوکول کمپنی کے ڈائریکٹر تھے۔ 10 جولائی 1943 کو منعقدہ کمپنی کے حصص یافتگان کے ایک عام اجلاس میں، کمپنی کے "حصص پر 60 فیصد" پر منافع کا اعلان کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور اعلان کے مقصد کے لیے سال 1941-43 کے منافع کو سال 1942-43 کے منافع میں شامل کیا گیا۔ اس قرارداد کے مطابق 31 مارچ 1944 کو 46,000 روپے کمپنی کی کتابوں میں کشن چند چیلارام کے کھاتے میں جمع کیے گئے اور 23,000 روپے دیگر تین حصص یافتگان میں سے ہر ایک کو جمع کیے گئے۔ حصص یافتگان کی ایک اور میٹنگ 15 جولائی 1944 کو ہوئی، اور 1943-44 کے لیے کمپنی کے منافع میں سے "حصص پر 60 فیصد" کے منافع کا اعلان کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس قرارداد کے مطابق، 29 ستمبر 1944 کو 30,000 روپے کمپنی کی کھاتوں کی کتابوں میں کشن چند کو جمع کیے گئے اور 15,000 روپے وہاں کے ہر دوسرے حصص یافتگان کے کھاتوں میں جمع کیے گئے۔

تشخیصی سال 1945-46 کے لیے اپنے متعلقہ ریٹرن میں کشن چند، شیو کریم، لوکول اور مرلی۔ جنہیں اس کے بعد اجتماعی طور پر ٹیکس دہندگان کہا جائے گا۔ نے کمپنی کی کھاتوں کی کتابوں میں جمع کی گئی رقم کو تین سال 1940-42 سے 1943-44 کے منافع کے طور پر شامل کیا۔ 4 دسمبر 1947 کو ایک غیر معمولی جنرل میٹنگ میں ایک اور قرارداد منظور کی گئی جس میں 10 جولائی 1943 اور 15 جولائی 1944 کی سابقہ قراردادوں کو واپس لینے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ قرارداد اس طرح پڑھی گئی:-----

"25 نومبر 1947 کو آج کے لیے غیر معمولی جنرل باڈی میٹنگ بلانے کا نوٹس میز پر رکھا گیا۔

"جبکہ سال کے دوران حصص یافتگان کو ادا کیے گئے 1,90,000 روپے کی رقم 1944-45 ذیل

میں دی گئی تفصیلات کے مطابق۔

کے لیے

کل	1943-44	1942-43	1941-42
76000	30000	36000	10000

مسٹر کشن چند چیلارام

38000	15000	18000	5000	مسٹر شیو کرم کشن چند
38000	15000	18000	5000	مسٹر لوکوماکشن چند
38000	15000	18000	5000	مسٹر مرلی تھلرام
190000	75000	90000	25000	کل

جنرل باڈی نے کمپنی کی ٹیکس کی ذمہ داری کو مد نظر رکھے بغیر نادانستہ طور پر منظوری دے دی تھی، بشمول ای۔ پی۔ ٹی اور تمام حصص یافتگان کو حقیقی غلطی سے پوری طرح آگاہ کر دیا گیا ہے، اس لیے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ نادانستہ طور پر ادا کیے گئے اس طرح کے منافع کو ایسے انفرادی حصص یافتگان کو قرض سمجھا جائے، اور کمپنی کو فوری طور پر واپس کر دیا جائے، اور حصص یافتگان کو کسی بھی منافع پر غور اگلے سالانہ جنرل میٹنگ تک موخر کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں ایڈجسٹمنٹ 6 اپریل 1947 کو کمپنی کی کتابوں میں نہیں کی جائے گی۔”

اگرچہ یہ قرارداد منظور کی گئی تھی، اور انکم ٹیکس افسر کے سامنے تشخیص کی کارروائی کو نمٹا نہیں گیا تھا، لیکن ٹیکس دہندگان نے منافع کے طور پر جمع کی گئی رقم کو چھوڑ کر نظر ثانی شدہ ریٹرن فائل نہیں کیے، اور نہ ہی انہوں نے انکم ٹیکس افسر کے سامنے دعویٰ کیا کہ وہ رقوم جو آمدنی نہیں ہیں وہ ٹیکس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

یکم جنوری 1950 کے اپنے حکم کے مطابق آمدنی ٹیکس افسر ٹیکس دہندگان کی طرف سے واپس کی گئی آمدنی بشمول تین سال کے منافع کے طور پر ان کو جمع کی گئی رقم کو ٹیکس میں لے آیا۔ اپیلٹ اسٹینٹ کمشنر کو کی گئی اپیلوں میں، ٹیکس دہندگان نے دعویٰ کیا کہ کمپنی کی طرف سے 1941-42، 1942-43 اور 1943-44 سالوں کے سلسلے میں ان کے کھاتوں میں جمع کی گئی رقوم، بعد کی قرارداد کے پیش نظر، منافع کی آمدنی کے طور پر ٹیکس کے قابل نہیں تھیں۔ اپیلٹ اسٹینٹ کمشنر نے اس عرضی کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد ٹیکس دہندگان نے اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کی اور دعویٰ کیا کہ زیر بحث تین سالوں کے منافع کو سرمائے سے باہر قرار دیا گیا تھا اور ہندوستانی کمپنیز ایکٹ کے تحت منافع کا اس طرح کا اعلان غلط ہے، تشخیص میں ان کے کھاتوں میں بطور منافع جمع کی گئی رقم کو خارج کر دیا جانا چاہیے۔ انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ 1940-42 اور 1942-43 سالوں کے سلسلے میں منافع، جو اسٹینٹ کے سال 1945-46 سے متعلقہ اکاؤنٹ کے سال سے پہلے موصول ہوئے تھے، اس سال ٹیکس لگانے کے ذمہ دار نہیں تھے۔ لیکن ٹریبونل نے سال 1943-44 کے ڈیویڈنڈ کے بارے میں تشخیص کے احکامات کی تصدیق کی، کیونکہ ان کے خیال میں،

منافع کا حصہ کا اعلان کرنے والی قرارداد کو بعد کے عام اجلاس میں منافع کا حصہ کی ادائیگی کے بعد قرارداد کے ذریعے واپس نہیں کیا جاسکتا تھا۔ تشخیص کاروں کی درخواست پراہیلٹ ٹریبونل نے چار مقدمات میں سے ہر ایک میں درج ذیل دو سوالات کا حوالہ دیا:-

(1) کیا 4 دسمبر 1947 کو ہونے والے اجلاس میں کمپنی کے حصص یافتگان 10 جولائی 1943

اور 15 جولائی 1944 کو منظور کی گئی قراردادوں کو پلٹ سکتے ہیں؟

(2) کیا تشخیص شدہ کی طرف سے موصول ہونے والے روپے کی رقم ... اکاؤنٹ سال

1944-45 میں ڈیویڈنڈ کے طور پر جو تشخیص شدہ سال 1945-46 کے لیے متعلقہ ہے، اس پر تشخیص شدہ

سال 1945-46 میں قانونی طور پر ٹیکس لگایا گیا ہے؟ اگر نہیں، تو کیا صرف وہ منافع جو منافع یا اس کے کسی

حصے سے ادا کیا جاسکتا تھا، اس سمنٹ سال 1945-46 میں ٹیکس لگایا جاسکتا تھا؟

(سوالات کے ہر سیٹ میں موصول ہونے والی مناسب رقم اور ٹیکس دہندہ کا نام دوسرے سوال میں

شامل کیا گیا تھا)۔

ٹریبونل نے آرڈر آف ریفرنس میں مشاہدہ کیا کہ محکمہ انکم ٹیکس نے شیئر ہولڈرز کے اس دعوے کی

درستی کو چیلنج کیا کہ ٹیکس کی ادائیگی کے لیے پروویژن کیے بغیر منافع کا حصہ ادا کیا گیا تھا، لیکن وہ یہ معلوم کرنے

کے لیے اکاؤنٹس میں جانے کی خواہش نہیں رکھتے تھے کہ آیا ٹیکس کی فراہمی کی گئی تھی، کیونکہ "اپیلوں کی

سماعت کے وقت فریقین اس بنیاد پر آگے بڑھے کہ ایسی کوئی شق نہیں کی گئی تھی۔ اگر التزام بھی کیا گیا تھا، تب

بھی جہاں تک محکمہ کا تعلق ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی منافع کا حصہ کو دار الحکومت

سے باہر قرار دیا گیا ہے اور سوال نمبر 2 کے پیش نظر ایکٹ کی دفعہ (5) 66 کے تحت حکم منظور کرتے وقت اس

سوال کی جانچ پڑتال کرنی ہوگی۔

ہائی کورٹ نے پہلے سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کے خیال میں یہ غیر ضروری تھا،

اور دوسرے سوال کے پہلے حصے کا جواب ہاں میں دیا، اور کہا کہ دوسرا حصہ اس نظریے پر فیصلے کے لیے پیدا

نہیں ہوتا ہے۔ ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف ان چار اپیلوں کو ٹیکس دہندگان نے ترجیح دی ہے۔

ان اپیلوں کے لیے واحد سوالیہ مواد جس پر ٹریبونل کے سامنے ٹیکس دہندگان نے بحث کی تھی وہ یہ تھا

کہ کیا وہ کمپنی کے لیے بعد کی قرارداد کے ذریعے منافع کا اعلان کرنے والی سابقہ قرارداد کو الٹنے کا اہل

ہے۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ پہلے کی قرارداد کو بعد کی قرارداد کے ذریعے تبدیل نہیں کیا جاسکتا، اور اس لیے جو

کچھ منافع کے طور پر ادا کیا گیا اور موصول ہوا اسے کمپنی کی بعد کی قرارداد کے ذریعے منافع کے علاوہ ادا شدہ

نہیں مانا جاسکتا۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ انکم ٹیکس افسر کے ذریعے جائزے مناسب طریقے سے کیے گئے تھے۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ ہر سال کے لیے ٹیکس دہندہ کی تشخیص خود مختار ہوتی ہے اور اس کے بعد کے واقعات تشخیص میں ترمیم کا جواز پیش نہیں کر سکتے۔

دفعہ (2) 16 میں (جہاں تک یہ مادی ہے) کہا گیا ہے کہ " کسی ٹیکس دہندہ کی کل آمدنی میں شامل کرنے کے مقاصد کے لیے کوئی بھی منافع پچھلے سال کی آمدنی سمجھا جائے گا جس میں اسے ادا کیا جاتا ہے، جمع کیا جاتا ہے یا تقسیم کیا جاتا ہے یا اسے ادا کیا گیا، جمع کیا گیا یا تقسیم کیا گیا سمجھا جاتا ہے۔ " X X X۔ یہ عام بات ہے کہ 15 جولائی 1944 کو ڈیویڈنڈ کا اعلان کمپنی کی قرارداد کے ذریعے کیا گیا تھا اور ٹیکس دہندگان کو ادا کی جانے والی رقم درحقیقت 29 ستمبر 1944 کو کمپنی کے زیر انتظام کھاتوں میں ہر حصص یافتگان کو ڈیویڈنڈ کے طور پر جمع کی گئی تھی۔ اس لیے ان رقم کو ڈیویڈنڈ کے طور پر اعلان کیا گیا، ڈیویڈنڈ کے طور پر مانا گیا اور ٹیکس دہندگان کے ذریعے ڈیویڈنڈ کے طور پر وصول کیا گیا۔ ٹیکس دہندگان نے منافع کوریٹرن میں اپنے کھاتوں میں جمع کیا۔ یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ کمپنی ڈیویڈنڈ کا اعلان کرنے سے پہلے ٹیکس کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہی اور ٹیکس کی ادائیگی کرنے کے بعد کمپنی کا خالص منافع حصص کی قیمت کے 60 فیصد پر ڈیویڈنڈ کے اعلان کا جواز پیش کرنے کے لیے کافی نہیں رہا ہوگا۔ اس مفروضے پر یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ منافع یا اس کا ایک حصہ حقیقت میں کمپنی کے سرمائے سے ادا کیا گیا تھا۔ سال کے منافع کے علاوہ منافع کا حصہ کی ادائیگی، یا دیگر غیر منقسم منافع کو ہندوستانی کمپنیز ایکٹ 1913 کے ٹیبل اے کے آرٹیکل 97 کے ذریعے ممنوع قرار دیا گیا تھا جیسا کہ ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ ایکٹ XXXII آف 1936 کے دفعہ (2) 17 کے ساتھ پڑھا گیا؛ اور اس لیے اس طرح کی ادائیگی کو غیر قانونی سمجھا جاسکتا ہے۔ اگر کسی کمپنی کے ڈائریکٹرز نے جان بوجھ کر ادائیگی کی ہے یا لاپرواہی سے سرمائے سے منافع کی ادائیگی میں اہم کردار ادا کیا ہے، تو کمپنی کی طرف سے کسی کارروائی میں۔ یا اگر کمپنی کو لیکویڈیٹر کے کہنے پر بند کیا جا رہا ہے۔ کمپنی کو ان کے غلط یا لاپرواہی کے طرز عمل سے ہونے والے نقصان کی تلافی کرنے کے لیے۔ (یونین بینک الہ آباد لمیٹڈ کے معاملے میں (1925) آئی۔ ایل۔ آر۔ 47 آل۔ 669)۔ اس معاملے میں ہمیں منافع کا حصہ کی تقسیم کے جواز، یا ڈیویڈنڈ کی غلط تقسیم سے پیدا ہونے والی ڈائریکٹرز کی ذمہ داری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم 29 ستمبر 1944 کو ٹیکس دہندگان کو کی گئی ادائیگی کی اصل نوعیت سے فکرمند ہیں۔ اگر ڈیویڈنڈ کا اعلان کیا جاتا ہے اور رقم حصص یافتگان کو ڈیویڈنڈ کے طور پر جمع یا ادا کی جاتی ہے تو کیا کریڈٹ یا ادائیگی کی نوعیت کو بعد کی قرارداد کے ذریعے تبدیل کیا جاسکتا ہے تاکہ اس رقم سے منسلک ٹیکس کے واقعات کو تبدیل کیا جاسکے؟

دفعہ (2) 16 کی وجہ سے ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری جیسے ہی ڈیویڈنڈ ادا کیا جاتا ہے، جمع کیا جاتا ہے یا تقسیم کیا جاتا ہے یا حصص یافتگان کو ادا کیا گیا، جمع کیا گیا یا تقسیم کیا گیا سمجھا جاتا ہے اور انکم ٹیکس ایکٹ میں ڈیویڈنڈ پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کے واقعات کو تبدیل کرنے کا کوئی التزام نہیں ہے، صرف اس وجہ سے کہ یہ پایا جاتا ہے کہ ڈیویڈنڈ کا اعلان کرنے اور اسے ادا کرنے میں کمپنی نے انڈین کمپنیز ایکٹ میں ڈیویڈنڈ کی ادائیگی سے متعلق ممانعت کی خلاف ورزی کی ہے۔

اس معاملے میں اس بات پر غور کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا حصص یافتگان کو کمپنی کی طرف سے سرمائے سے باہر منافع کے طور پر غلط طریقے سے ادا کی گئی رقم واپس کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر حصص یافتگان اپنی طرف سے موصول ہونے والی رقم کو ڈیویڈنڈ کے طور پر واپس کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں تو اس طرح ڈیویڈنڈ کے طور پر رسید کا اصل کردار تبدیل نہیں ہوتا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا ڈیویڈنڈ پر انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری پیدا ہوئی ہے، کمپنی کی ایک قرارداد جس کے تحت حصص یافتگان کو ڈیویڈنڈ کے طور پر کی جانے والی ادائیگیوں کو قرضوں کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، ادائیگی کے کردار کو ماضی سے تبدیل نہیں کر سکتا اور اس طرح اسے اس ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا جاسکتا ہے جو پہلے ہی اس سے منسلک ہو چکی ہے۔

اس عدالت کے سامنے تشخیص کاروں کے وکیل نے دو دلائل اٹھائے تھے: (1) کہ ٹیکس دہندگان میں سے ہر ایک کی طرف سے موصول ہونے والی رقم پر ٹیکس قابل نظر نہیں تھا کیونکہ یہ بالکل بھی منافع کا حصہ نہیں تھا، اور (2) جو منافع کا حصہ کے طور پر اعلان کیا گیا تھا اور ادا کیا گیا تھا وہ بعد کی قرارداد کی وجہ سے اس طرح کا نہیں رہا۔ پہلی عرضی ٹریبونل کے سامنے نہیں اٹھائی گئی تھی، اور اس سوال پر جو وضع کیا گیا تھا، یہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 کے تحت ریفرنس پر فیصلے کے لیے پیدا نہیں ہوا تھا۔ دفعہ 66 کے تحت ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار مشاورتی ہونے کی وجہ سے، وہ ان سوالات پر اپنی رائے دینے کے لیے فکر مند تھے جو ٹریبونل کے حکم سے منصفانہ طور پر پیدا ہوئے تھے، اور درحقیقت انہیں اٹھایا اور بھیجا گیا تھا۔ یہ سوال کہ آیا کمپنی کی طرف سے کی گئی ادائیگی منافع کی نوعیت میں نہیں تھی جو ٹریبونل کے حکم سے منصفانہ طور پر پیدا نہیں ہوئی تھی؛ اسے اس عدالت میں نہیں اٹھایا جاسکتا کیونکہ یہ ہائی کورٹ میں نہیں ہو سکتا تھا۔ کسی بھی صورت میں، ہماری رائے ہے کہ کسی کمپنی کی طرف سے اپنے حصص یافتگان کو منافع کے طور پر کی جانے والی ادائیگی اس کردار کو صرف اس وجہ سے نہیں کھوتی ہے کہ اسے سرمائے سے ادا کیا جاتا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت، ڈیویڈنڈ کی ادائیگی، جمع کرنا یا تقسیم یا اس طرح اعلان ہوتے ہی ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری منسلک ہو جاتی ہے۔ ایکٹ اس تفتیش پر

غور نہیں کرتا ہے کہ آیا ٹیکس کی ادائیگی کی ذمہ داری سے پہلے منافع کو مناسب طریقے سے جمع کیا گیا ہے یا تقسیم کیا گیا ہے۔ ہماری طرف سے پہلے سے بیان کردہ وجوہات کے لیے دوسری دلیل کا جواب منفی ہونا چاہیے۔ اس لیے اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کیس کے حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔